Al-Nasr

ISSN (Online): 2958-9398 ISSN (Print): 2959-1015

https://alnasrjournal.com

Al-Nasr Volume 2, Issue 2 (July-September 2023)

قیام ریاست اسلامیه کانبوی منهج: ڈاکٹر نثاراحمہ کے افکار کا خصوصی مطالعہ Prophetic methodology for the Development of Islamic State: A Study of Dr. Nisar Ahmad's Thoughts

Dr. Abdul Basit

Founder & Chairman Muslim Research Scholars Organization (MRSO) Faculty
Member Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan

Dr. Zobia Parveen

Lecturer, Islamic Studies, Virtual University of Pakistan

Ghulam Abbas

Instructor Islamic Studies Virtual University of Pakistan / PhD scholar,
University of Karachi

Abstract

This debate is the most important need of the hour in today's era: how did Islam emerge as a political force during the Prophet's (peace be upon him) era, and what were the basic political principles on which Islam continued to spread as a political force during the Sahabah's (peace be upon him) era. And why does the future of Islam appear so bleak in Muslim countries today? Although such questions (subjects) are sometimes thought to support the position of some Orientalists. Instead of acknowledging Islam as a religion of God Almighty, they appear to demonstrate that it is only a political system, and that the Prophet of God, is merely a political leader rather than being recognized as the Messenger of God. Watt, Hallaq, William Muir, and Michael Hart are among them.

There is no doubt that the Prophet's biography is a perfect example in every respect. Therefore, as a political leader, He (PBUH) is the greatest and most successful leader in the world, that is why Michael



Hart also ranked Him first. He founded a great ideal state in the Hijaz region with limited time and limited resources. On the other hand, the sad thing is that in the present era, the religion of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) has become a stranger in the so-called Muslim nation-states. What was the plan for the establishment of the Muslim state of the Prophet's era, which achieved great success? What are the reasons for the poor patriotism of Islam in modern Muslim nation-states? How is it possible to remedy them? The article under review is very useful to understand the answers to the above questions.

Key Words: Islamic State, Prophetic Period, Political leader, Evolution and development of state

نظریاتی طور پر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مختلف آراء کی مختلف جہات ہیں۔مثلابہ کہ اعلان نبوت سے قبل کی زندگی کو سنت قرار دیاجائے یا نہیں؟ اعلان نبوت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کو حدیث کا در جہ حاصل ہے اوروہ حجت ہیں یا نہیں؟ قرآن کی کس قدر تفییر نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے کی؟ کیاعهد نبوی صلی الله علیه وسلم میں بھی اجتہاد کیا گیا؟ مذ کورہ بالا سوالوں پر علاء کی مختلف آراء ملیں گی۔ یہاں ہم ان کی تفصیل بیان نہیں کریں گے۔ کیونکہ بیہ کوئی نئے موضوع نہیں ہیں۔ان سب کے بارے ہمارااصولی موقف یہی ہے کہ انسان کی روزل اول سے آخر تک تمام زندگی کے لیے ہدایت ور ہنمائی کا سر چشمہ اسلام ہے۔ اور یہی دین کامل ہونے کا تقاضا بھی ہے۔ جدید دور کی نئی بحث ریاست اور اس کی تاریخ وار تقاء سے متعلق بہت اہمیت کی حامل ہے۔ ماضی حال اوراستقبال میں ریاست کے وجو دیر ماہرین تحقیق کررہے ہیں۔ اس کے باوجو دیہت سے سوال حل طلب ہیں۔ ریاست کی تاریخ اور وجو د کے بارے جتنی بھی بحث کی حاری ہے۔اس میں ڈاکٹر نثار صاحب کے افکار کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ یہاں بھی مذکورہ بالا سوالوں کے منہج پر پہلا سوال یہی ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاست کی بنیاد کب رکھی؟ اعلان نبوت سے ، ہجرت مدینہ کے بعد ، میثاق مدینہ کے بعد ، صلح حدیبیہ کے بعد ، فتح مکہ کے بعد یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے خلفاء نے یہ فریضہ انجام دیا؟ان سب سوالوں کے جواب ڈاکٹر نثار احمد کی کتاب ''عہد نبوی میں ریاست کا نشووار تقاء'' کے اندر ملتے ہیں۔ ہم اپنے آرٹیکل '' قیام ریاست اسلامیہ کا نبوی منہج''ڈاکٹر نثار احمد کے افکار کا خصوصی مطالعہ میں ڈاکٹر نثار صاحب کی کتاب" عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ریاست کا نشووار نقاء" کا ر پوپوپیش کرس گے۔ مذکورہ بالا سوالات کے مکنہ جوابات اسی رپوپو میں تلاش کیے حاسکتے ہیں۔ اسلامی ریاست پااسلامی ساسی نظام پر کھنے والے مسلم علیاء میں الماور دی¹،ابن تیمیہ²،شاہ ولی الله ³، ڈاکٹریسین مظہر صدیقی⁴،علامہ محمہ اسد⁵،ڈاکٹر حمید الله 6، مولنا گوہر رحمٰن ⁷، ڈاکٹر طاہر القادری⁸، ڈاکٹر اسر اراحمہ ⁹، حاوید احمد غامد ی¹⁰اور مولنامودودی¹¹ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ماقبل اسلام کے سیاسی نظریات پر دواہم کتب افلا طون کی جمہور پید¹² اور اس کے شاگر دار سطو کی مثالی ریاست ¹³ کے گہرے اثرات

رہے۔ عصر حاضر میں سیاست وریاست کے جدید تصورات پر ڈاکٹر وائل حلاق 14کی فکر انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔اس کے جوابی مسلم بیانیہ کے لیے دیگر مسلم مفکرین کے ساتھ ڈاکٹر نثاراحمد کی کتاب"عہد نبوی صلی الله علیہ وسلم میں ریاست کا نشووار تقاء" بھی خاص اہمیت کی حامل ہے۔اس لیے ہم نے مجوزہ آرٹیکل میں اس کاریویو پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر نثاراحمہ:احوال وآثار

ڈاکٹر نثاراحمد برصغیر پاک وہند کے نامور محقق، عظیم سکالر اور بہترین معلم سے۔ آپ 1941 کو اٹاوہ (انڈیا) میں پیداہوئ۔
ابتدائی تعلیم و تربیت اٹاوہ اسلامیہ ہائی سکول سے حاصل کی۔1948 میں پاکتان آکر پہلے ماڈل ہائی سکول میں داخلہ لیا بعد ازاں
گور نمنٹ سینڈری سکول داخلہ لیا اور 1956 میں یہاں سے میٹر ک کا امتحان پاس کیا۔ انٹر میڈیٹ اور گریجوایشن اسلامیہ کالج
کر اچی سے مکمل کیا اور پی آج ڈی ڈاکٹر محمد سلیم کے زیر گر انی و عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ریاست کا نشووار تقاء" کے
موضوع پر مقالہ لکھ کر مکمل کی۔ تدریس کا آغاز ماڈرن بک کالج کر آچی سے کیا۔ بعد ازاں شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کر آچی سے
وابستہ رہے اور یہی سے 2001 میں بحیثیت پر وفیسر وصدر شعبہ اسلامی تاریخ ورکیس کلیہ فنون و تجارت، جامعہ کر آچی ریٹارڈ
ہوئے۔ آپ نے پانچ سال تک معارف اسلامی میں شخفیقی و تصنیفی خدمات بھی سر انجام دیں۔ گزشتہ سال ہی آپ کا وصال ہوا
ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اعزازات سے بھی نوازا گیاجن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

- 1983 میں نقوش صدارتی ایوارڈ برائے سیر ت سے نوازا گیا۔
- چار مرتبہ قومی سیرت کا نفرنس، صدارتی ایوارڈ (1996،1991،1992،1999) سے بھی نوازا گیا۔
 - شیلڈ آف آنرز جامعہ کراچی (1989،1991،1992،1996،2001) سے نوازا گیا۔
 - 2001 میں بیٹ یونیور سٹی ٹیچر ایوارڈ سے نوازا گیا۔
- 2005 میں مقابلہ کتب سیرت کے موقع پر وزارت نہ ہی امور حکومت پاکستان کی جانب سے آپ کی کتاب "مخطبہ ججة الوداع" کواول انعام سے نوازا گیا۔
- آپ اپنی کتاب "عہد نبوی صلی الله علیه وسلم میں ریاست کا نشو وار نقاء" کی تصنیف پر 2008 میں مقابلہ کتب سیرت میں اول انعام کے مستحق قراریائے۔

آپ کی علمی خدمات ٰ اہل علم کی توجہ کا مر کز رہی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سیرت کی بناء پر حافظ محمد سہیل شفق نے آپ کوبر صغیر پاک وہند کے معروف وممتاز سیرت نگاروں میں شار کیا ہے۔ ¹⁵

ڈاکٹر نثاراحمہ کے افکارو نظریات کا جائزہ

ڈاکٹر صاحب کی کتاب "عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ریاست کا نشووار نقاء" سیرت کے عنوان پر اپنی نوعیت کی ایک منفر د کتاب ہے جس میں جدید مسلم سیرت نگاروں کے افکار کی جامعیت بھی موجو دہے اور مستشر قین کی فکر کا جواب بھی پایا جاتا ہے۔ چو نکہ ڈاکٹر صاحب کے دیگر تمام آر ٹیکٹز اس کتاب کی جزیات پر مشتمل ہیں تو گویا آپ کی یہ کتاب آپ کے تمام افکار کی جامع ہے۔ اسی تصنیف کی جزیات پر مشتمل IRIپر دستیاب آپ کے معروف آر ٹیکٹز حسب ذیل ہیں 16:

- رسول اكرم مَنَّالِيَّا عَلَيْ كَيْسِياسى زندگى (دُاكْرْ حميد الله كَي كتاب كاتجزياتى مطالعه)
 - عہد نبوی میں مذہبی تعلیم کے رجحانات کا تحقیقی مطالعہ

- - دعوت نبوی کااتمام وا کمال
 - توسيع وتسلسل دعوت نبوي صَالِينَةُ الرارعد اوت قريش كااختتام
 - توسیع دعوت نبوی منگافاتیم اور عداوت قریش کاار تقاء
 - مخالفت قریش اور دعوت نبوی کاار نقاء
 - مخالفت قریش نوعیت،اسباب،احوال، تاریخ

"عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ریاست کا نشووار تقاء" کے سب تالیف پر تبعرہ کرتے ہوئے حافظ سہیل شفق صاحب نے دوبنیادی اسبب بیان کیے ہیں۔ ⁷¹جو غالباانہوں نے ڈاکٹر نثار صاحب کے مقدمہ کی روشنی میں بیان کیے ہیں۔ تاہم ایک اہم اور ان اور بنیادی تیسر اعلمی نکتہ جو ہمارے لیے ایک اہم پیغام ہے۔ وہ قدیم وجدید ریاستوں کے نشووار تقاء کے تدریجی مراحل اوران کے عروج وزوال کے اسباب اوران کے تدارک کی ہدایات ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوجاتا ہے کہ ریاست اسلامیہ کا نبوی منہج جو الہامی تعلیم کے زیر سابیہ پروان چڑھا اس نے ثابت کردیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بے مثال مربر و منتظم، سیاسی و عسکری قائد اورانسانیت کی فلاح و بہود کے دائی وعالمی انقلاب کے سب سے عظیم اور کامیاب علمبر دار شے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ جن سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و کام ابن و کام ان کے لیے خراج عقیدت پیش کریں۔ تاہم آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی جامع و عالمگیر انقلابی شخصیت کی حیات مبار کہ کو عملی نمونہ بنا کر پیش کرنے والی خالق کریم کی ذات کے ان الفاظ پر اکتفا کیا جامتا و عالمگیر انقلابی شخصیت کی حیات مبار کہ کو عملی نمونہ بنا کر پیش کرنے والی خالق کریم کی ذات کے ان الفاظ پر اکتفا کیا جامتا و عالمگیر انقلابی شخصیت کی حیات مبار کہ کو عملی نمونہ بنا کر پیش

وَ إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

اور بیشک تمہاری خو بوبڑی شان کی ہے¹⁸

اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہم سب کے لیے نمونہ عمل قرار دی گئی:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللَّهِ أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہے شک تہہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے¹⁹

جس تیسرے اہم علمی نکتہ کی نشاند ہی ہم نے کی اس کی تفصیلات کے لیے کتاب مذکورہ کے پانچ حصوں کا تجزیاتی مطالعہ ذیل میں پیش کیا گیاہے:

بعثت نبوی صلّی الله علیه وسلم کے وقت دنیاکاسیاسی منظر نامه

"عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ریاست کا نشووار تقاء" کے باب اول کا عنوان "بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت و نیاکاسیاسی منظر نامہ "ہے۔ عصر حاضر کے اکثر سیرت نگار سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کلام کرنے سے قبل اس وقت کے سیاسی منظر نامے کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے قدیم منظر نامے کا ربط وتسلسل عہد نبوی کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے کہ قدیم ریاستوں وقبائلی زندگی کے جملہ احوال میں سے وہ چیزیں واضح کر دیں جن کی اصلاح کا علم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند کیا۔ اس وقت کے معاشر سے کی غیر اخلاقی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب رقم طراز ہیں: "معاشر (سے) کی اخلاقی وروحانی قدریں پامال ہو چکی تھیں۔ ہئیت اجتاعیہ کا سیاسی مزاج بگر گیا تھا

۔ آئین (و) سیاست کی بنیاد عدل وانصاف کی بجائے مطلق العنانی، آمریت، استبداد، ظلم وجر، فتنہ و فساداور کشت وخون پر قائم سخصی۔ سلطنت کا تمام تر استحکام طاقت پر تھا اور سیاست کا کمال سے سمجھا جاتا تھا کہ مخالف کو تمام تر اختیارات سے محروم کر دیا جائے۔ مخضر سے کہ نسل آدم تباہ کن ذہنی و سیاسی خلفشار میں مبتلا تھی اور نقشہ حیات زیر وزبر ہو چکا تھا۔ "20 جائے۔ مختصر سے جس طرح ما قبل قیام ریاست اسلامیہ دنیا کا نقشہ کھینچا ہے۔ گویا انہوں نے قر آن کے درج ذیل الفاظ کی تشر تک پیش کی: ظَهَرَ الْفَسَلَةُ فِی الْبَدِّ وَ الْبَحْدِ بِمَا کَسَبَتْ أَیْدِی النَّاسِ۔ خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیاان برائیوں کی وجہ پیش کی: ظَهَرَ الْفَسَلَةُ فِی الْبَدِّ وَ الْبَحْدِ بِمَا کَسَبَتْ أَیْدِی النَّاسِ۔ خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیاان برائیوں کی وجہ سے جولوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں۔ ¹²ڈاکٹر صاحب نے بعثت نبوی صلی اللہ علیہ ووسلم سے قبل دنیا کے سیاسی منظر نامے پر تجر ہو درج ذیل الفاظ میں کیا:

"زیر بحث دور لعنی چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں دنیا آج سے بہت کم تھی نہ امریکہ کے دونوں براعظم دریافت ہوئے تھے اور نہ آسٹریلیاسے لوگ واقف تھے۔ افریقہ کے بڑے جھے پر تاریکی کا تسلط تھا اورایشیاء ویورپ کے انتہائی شالی علاقے بھی انسانی دسترس سے باہر تھے ۔البتہ عرب، چین، ہندوستان، وسط ایشیاء، ایران، عراق، مصر، شام، مغرب اقصلی، حبشہ، نیز جنوبی یورپ کے چیس ممالک مثلا یونان، اطالیہ، فرانس، اسپین، اوروسطی وشالی یورپ کے چندعلاقے ایسے ضرور تھے جہال کچھ ممالک مثلا یونان، اطالیہ، فرانس، اسپین، اوروسطی وشالی یورپ کے چندعلاقے ایسے ضرور تھے جہال آفاب تدن ضوفگن تھا۔ مگر کہیں اس کی روشنی تیز تھی اور کہیں بہت مدھم۔ اور خاص بات بیہ ہے کہ اس روشنی اور چم دمک کے سب جلوے دراصل ظاہری و سطی تھے۔ جن کی تہہ میں تاریکی ہی تاریکی ہی تاریکی ہی اس روشنی اور چم دمک کے سب جلوے دراصل ظاہری و سطی تھے۔ جن کی تہہ میں تاریکی ہی تاریکی ہی تاریکی میں انسان بھٹک رہاتھا۔"

ند کورہ بالاعبارت سے یہ اندازہ ہو تاہے کہ ڈاکٹر نثار صاحب کے نزدیک اسلام کے سیاس انقلاب کی اصل ایک اسلامی ریاست کی بنیاد ر کھنا تھی۔جو تمام خطہ ارضی کو محیط ہو اور اجتماعی طور پر تمام انسانیت کے حقوق کا تحفظ فراہم کرے۔

تاسيس رياست

باب اول کے مندر جات سے واضح ہو جاتا ہے کہ ریاست اسلامیہ کا قیام ناگزیر تھا۔ اب اصل اور بنیادی سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اس ریاست کی بنیاد کن امور پر کلام کیا۔ "عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ریاست کا نشووار تھاء" کے باب دوئم "تاسیس ریاست" کے عنوان سے ظاہر ہے اس میں پانچ عقا کد اسلامی کو اللہ علیہ وسلم میں ریاست اسلامیہ کی فکری بنیاد قرار دیا گیا۔ تشکیل معاشرہ کی بنیاد توحید، رسالت، ملا نکہ ، الہامی کتب اور عقیدہ آخرت پر رکھی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کے مطابق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کی زندگی کی تمام ترجد وجہد مشتر کہ اعتقادات کی بناء پر تشکیل معاشرہ کی کاوش ہے۔ جس میں ان تمام غیر اخلاقی عوامل کا خاتمہ ضروری قرار دیا گیا جو ماضی کی ریاستوں میں مروج تھے۔ معاشرہ کی کاوش ہے۔ جس میں ان تمام غیر اخلاقی عوامل کا خاتمہ ضروری قرار دیا گیا جو ماضی کی ریاستوں میں مروج تھے۔ ریاست اسلامیہ میں انسانوں کو ماسوا اللہ ہر قسم کی غلامی سے نجات ملی عدل وانصاف کا قیام عمل میں آیا اور امن و آشتی اور صلح کا پیغام عام ہو تا چلا گیا۔ اور یہ ریاست دین اسلام کے ابدی اصولوں کے مطابق پر وان چڑھی۔ مصنف رقم طراز ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انقلاب کامل کی بنیاد رنگ، نسل، وطن، زبان، قوم، یا پاپائیت رسول اللہ علیہ وسلم نے اس انقلاب کامل کی بنیاد رنگ، نسل، وطن، زبان، قوم، یا پاپائیت وغیرہ جیسے کسی نظام پر رکھنے کے بجائے "دین" پر رکھی۔ اس دین پر جس کا نام "اسلام"

دین اسلام کے اصولوں کے مطابق دنیامیں قائم ہونیوالی اولین ریاست کی فکری تاسیس پر تبھرہ کرتے ہوئے مصنف رقم طراز ہیں:"اب دیکھنا میہ ہے کہ دین کی بنیاد پریہ انقلاب کیونکر بریا ہوا!رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے عرب جاہلیت کے معاشرہ کو کس طرح بدلا،اور پھریہ کہ ریاست کی تاسیس کیسے ہوئی؟ سیرت کا مطالعہ کرنے سے مجملا میہ بات سامنے آتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کا نقشہ یوں مرتب کیا کہ:

- 1. ميلے تورين كى بنيادوں يعنى عقائد كى تعليم دى۔
- 2. پهراس تعلیم کی بنیاد پرایک گروه منظم کیا۔اور جبایک تنظیم بن گئی تو
 - 3. کچراسی بنیاد پرایک ریاست کی تاسیس فرمائی۔"²⁴

فکری تاسیس کے پانچ عقائد کے بعد ڈاکٹر نثار کے نزدیک تنظیم معاشرہ کے دومر احل کا آغاز ہوا۔ 25 پہلا مرحلہ بیعت عقبہ 62 مگر کی بین آنا اور دوسرا مرحلہ عقد مواخاۃ اور میثاق مدینہ (54 شقول پر مشتمل ریاست اسلامیہ کا پہلا دستور) 27 ہے۔ 28 مذکورہ بالا دومر حلے قیام ریاست اسلامیہ کے آغاز کاموجب ہوئے۔ اور وہ تمام فکری بنیادیں مستحکم کرنے کے اور ان کی اشاعت و تبلیغ کے وسیع مواقع پیدا ہوئے جن کی بنیاد مکی زندگی میں پڑچکی تھی۔ 29 شاہ ولی اللہ نے اسے (مکی زندگی کو) خلافت باطنی کے زمرے میں شار کیا ہے۔ اور خلافت ظاہرہ (بعد از ہجرت مدینہ) کے اثر ات مدنی زندگی میں عملی طور پر کھل کر سامنے باطنی کے ذمرے میں شار کیا ہے۔ اور خلافت ظاہرہ (بعد از ہجرت مدینہ) کے اثر ات مدنی زندگی میں کیا ہے: "رسول اللہ صلی آئے۔ ڈاکٹر نثار صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سیاسی قیادت کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتی و نجی حیثیت میں مدینہ تشریف نہیں لے گئے تھے بلکہ اہل مدینہ کے تسلیم شدہ سیاسی قائد اور پیغیبر کی حیثیت سے پہنچے تھے۔ اس قیادت ور ہنمائی کا تقاضا یہ تھا کہ مدینہ کے باشندوں کی قیادت ور ہنمائی فرمائیں۔ "30

نثار صاحب کے اس موقف سے بھی واضح ہو تاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شارع ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی قائد اور ریاست اسلامیہ کی موسس اول بھی ہیں۔

توسيع رياست

"عہد نبوی میں ریاست کا نشو وار تقاء" کے تیسر ہاب میں ڈاکٹر نثار صاحب نے "توسیعے ریاست" کے اہم پہلووں پر کلام کیا ہے۔ "توسیع ریاست" میں بہت بڑا اہم کر دار عزم، استقلال، شجاعت، بروقت فیصلہ سازی، مشاورت، عہدو پیان کی پاسداری رہا۔ اس میں بھی کامیابی کے لیے دوطرح کے نبوی اقد امات بالکل واضح ہیں:

توسیع ریاست کے نبوی اقد امات کا جائزہ

توسیع ریاست کے لیے ڈاکٹر نثار صاحب نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل دوطرح کے اقدامات کا تفصیلی ذکر کیا ہے:

- اجتماعیت کاشعور ومعاہدات کی اہمیت
 - جهاد و دعوت و تبلیغ کی اہمیت

اول الذكر اقدامات ميں وہ تمام معاہدات شامل ہيں جو مسلمانوں كے باہم (بيعت عقبہ ومواخات مدينہ)، مدينہ كے يہود قبائل (ميثاق مدينہ)اورديگر عرب قبائل سے بتدر تج كيے گئے۔ 31 يہاں تك كه مشركين مكہ كے ساتھ صلح حديبيہ كااہم معاہدہ بھی اسی کا تسلسل ہے۔ ³² ثانی الذکر اقد امات میں جہاد ودعوت کی تمام کاوشیں قابل ذکر ہیں۔خاص طور پر صلح حدیبیہ کے بعد شاہوں کو ککھے جانیوالے خطوط ³³،اور عرب سے باہر سلطنت روم سے مسلح جہاد کے اقد امات شامل ہیں۔³⁴

استحكام رياست

"عہد نبوی میں ریاست کا نشووار تقاء " کے چوتے باب میں استحکام ریاست کے ضروری اقد امات پر کلام کیا گیا ہے۔ جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی کیم ہجری سے 5 ہجری تک معاشی، معاش اخلاقی، عسکری، آئینی و قانونی استحکام کی بنیاد ڈال گئی۔ اور 6 ہجری سے 10 ہجری تک پیغام اسلام واسلامی ریاست کی سرحدی و سعت کا فریضہ انجام دیا گیا۔ ریاست اسلامیہ کی بیر ونی سرحدوں کے تحفظ کے لیے مجاہدین اسلام کی با قاعدہ تنظیم ہوئی۔ مسجد نبوی میں فوجی مشقوں، اخلاقی تربیت اور معاش کی بیر ونی سرحدوں کے تحفظ کے لیے مجاہدین اسلام کی با قاعدہ تنظیم ہوئی۔ مسجد نبوی میں فوجی مشقوں، اخلاقی تربیت اور معاش معابق ومعاشرتی اصلاح کا اہتمام کیا گیا۔ ریاست کے اندرونی استحکام کے لیے معاشی پالیسیوں کی تشکیل قر آن کے احکامات کے مطابق مکمل کی گئی۔ صد قات، بیت المال، خس، زکو ق ، عشر، اور دیگر ذرائع کا منظم اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر شار صاحب نے چار عناصر ریاست کے قیام واستحکام میں مسجد نبوی کے کر دار کو بہت اہمیت دی ہے وہ دقم طر از ہیں:

"مسجد کا ادارہ بجائے خود ایک ریاست کی عکاسی کرتا ہے۔ مثلاایک ریاست کے چار عناصر ترکیبی عام طور پر بیان کیے جاتے ہیں لیعنی آبادی، علاقہ ، حکومت اور اقتداراعلیٰ ۔ اب ظاہر ہے کہ مسجد ایک متعین علاقے یا خطہ پر واقع ہوتی ہے ، اس کی آبادی اس میں آنیوالے نمازیوں سے پوری ہوتی ہے۔ مقتد بوں کا امام کے حکم کا اتباع اور اس کے اشارہ کی پیروی حکومت کے ہم معلی ہے اور اللہ کی کبریائی و حاکمیت اور اقتدار و حکم کا اعتراف و اعلان توامام و مقتدی سب ہی مل کر بہر صورت کرتے ہیں۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و سلم کی تعمیر میں مذکورہ بالا سیاسی ، معاشرتی ، تہذیبی اور تدنی مضمر ات کے علاوہ دفاعی اور جنگی مصالح کی جھلک بھی د کبھی جاسکتی ہے۔ "35

ر سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین و دنیا کا حسین امتز اج دنیا کے سامنے عملی شکل میں پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معروف و مشکر کا مکمل شعور فراہم کیا۔ ریاستی سطح پر سب سے زیادہ اہمیت عدل واحسان کو دی اور قانون کی بالا دستی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔

استخكام رياست كانبوي منهج

"استخکام ریاست کا نبوی منبج"معاشرتی ،معاشی ،سیاسی اوراخلاقی تعلیم و تربیت کا عظیم شاہکار تھا۔ اور بیہ تمام معاملات بتدریج احکام ربانی کی روشنی میں پروان چڑھے۔ اس سلسلہ میں معروف و منکر کی پہنچان اور معروف کا فروغ اور منکر کی روک تھام بذریعہ زبان و عمل (جہاد) انتہائی ناگزیر قرار پایا۔ دین و دنیا کے معاملات میں اصحاب سے مشاورت ، تحویل قبلہ کے احکام ، اذان کی فرضیت ، امتناع شراب ، سود کی حرمت ، احکام وراثت کی تفصیل ، حقوق زوجین کا تعین ، حسن معاشرت کے اصول ، اور دیگر تمام احکامات کی عملی تشکیل کی گئے۔ 36

انتظام رياست

"عہد منبوی میں ریاست کا نشووار تقاء" کے پانچویں باب کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ریاست اسلامیہ کی فکری تاسیس سے لے کر انظام ریاست تک کے تمام اقدمات وحی ربانی کے روشنی میں پروان چڑھے۔ ان اقدامات کے دیگر ماخذ پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر نثار صاحب یوں رقم طراز ہیں:"ریاست نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مآخذ نظم ونسق کے ماخذو حی الہیٰ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مآخذ نظم ونسق کے ماخذو حی الہیٰ،رسول اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کی تقریر، عمل اوراجتہاد،صحابہ علیہم الرضوان کے آزادانہ مشورے ،اوراسلامی معاشرہ کی ضروریات تھیں۔"³⁷

مذکورہ بالا ماخذکی روشن میں کیے گئے نبوی اقد امت سے جو ادارے تشکیل پاتے ہیں۔ ان سے ادارتی تسلسل کے ذریعے آئیننی و قانونی بنیادوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ اور مقتد راعلیٰ کا تصور بالکل واضح ہوجاتا ہے۔ اسی حاکم اعلیٰ کے احکامات کے نفاذ کے لیے بطور نائب (خلیفہ) انسان کا فریضہ ہے کہ اداروں کا قیام عمل میں لائے۔ جن کی موجو دہ ترقی یافتہ شکل عدلیہ انتظامیہ مقننہ ودیگر مالی وانتظامی امورکی نگر انی کے ادارے ہیں۔

انتظام ریاست کے نبوی اقد امات کا حائزہ

ڈاکٹر ٹارصاحب نے انتظام ریاست کے لیے بالتر تیب جن اقد امات کی تفصیل بیان کی ہے ان میں مقتد راعلیٰ کا تصور (جو کہ اللہ ریب العلمین کی ذات ہے) رئیس مملکت کا تصور (جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے) صیغہ خاص (جن میں اصحاب شوریٰ یعنی مقننہ یا اراکین کابینہ شامل ہیں) صیغہ ء توقیعات و فرامین (جن میں انتظامی امور کے ادارے شامل ہیں) صیغہ احتساب (اس میں عدلیہ کا کر دار شامل ہے) صیغہ جات امور داخلہ وصیغہ تعلقات خارجہ (جن میں وسعت ریاست اسلامیہ و تحفظ ریاست اسلامیہ کے تمام ادارے شامل ہیں) صیغہ ہائے مالیات (جس میں بیت المال اور اس کے ذرائع آمدن شامل ہیں) کی بنیادر کھنا تھا۔

جدیدمسلم قومی ریاستوں کے لیے دعوت عمل

مذ کورہ بالامباحث کی روشنی میں جدید مسلم قومی ریاستوں کے لیے دعوت فکر وعمل کے مجوزہ نکات حسب ذیل ہیں:

- ، مسلم ریاستوں کومواخات مدینہ کے طرز پر باہم معاہدات کو فروغ دیناجا ہے۔
- مسلمان اوراسلام کوغالب سمجھتے ہوئے اوراس کااثبات فراہم کرتے ہوئے میثاق مدینہ کے طرز پر غیر مسلم اقوام سے معاہدات کوفروغ دیناچاہیے۔
- عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خطوط نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمی سیاست پر اثرات بالکل واضح تھے۔ دعوت وجہاد کے اس انداز سے درس لینے کی ضرورت ہے۔
 - مشکل میں ایک دوسرے کاساتھ دینے کے لیے امت مسلمہ میں جذبہ ایثار کافروغ انتہائی ضروری ہے۔
 - معروف ومنکر کی پہنچان اور معروف کا فروغ اور منکر کی روک تھام بذریعہ زبان وعمل (جہاد) انتہائی ناگزیر ہے۔
 - ظالموں اوراستعاری قوتوں کے سر غنوں بددیانت و بے عمل لو گوں کا احتساب بہت ضروری ہے۔
 - اہل اور قابل لو گوں کو منصب کا امین بنانے کی ضرورت ہے۔
 - عدل واحسان اور قانون کی بالا دستی کا قیام انتہائی ناگزیرہے۔

"عبد نبوی میں ریاست کا نشووار تقاء":ماخذ ومصادر

ڈاکٹر نثار صاحب نے چار طرح کے مصادر سے استفادہ کیا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

• ماقبل اسلام کی تاریخ کے مصادر (اس سلسلہ میں زیادہ تر غیر مسلم مور خین نے استفادہ کیا ہے) جن میں دوزی، روسو، بلنجلی، بیوری، کرین برنین، گنبن، دنگ، گستاه کی بان، میکیاه کی، براوس اور تقییر شامل ہیں۔

- تاریخ اسلام کے پرائمری سور سزمیں سے ابن ہشام ، تاریخ طبری ، ابن خلدون ، ابن اثیر ، ابن سعد ، بلاذری ، ابن کثیر ، ابن عبد البر اور واقدی وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔
- جدید سیرت نگار ومور خین میں سے ڈاکٹر حمیداللہ، ابوالحن علی ندوی، سید سلیمان ندوی، احمد امین، مولنا موددی، امین احسن اصلاحی اور سعید انصاری کی تحقیق سے استفادہ کیا ہے۔
- جدید معروف مستشر قین میں سے سر آرنلڈ تھامس، سر ولیم میور، آنگگری واٹ، مار گولیتھ، اور نولڈ کیے کے کام کا حائزہ پیش کیاہے۔

ذاكثر نثار صاحب كالمنهج تتحقيق

و کار میں میں میں میں معاصر مسلم علاء کی تحقیق و مستشر قین کے ان افکار سے استفادہ کرتے ہیں جو ان کے موقف کی تائید ہوئے اپنے ذاتی تبصرہ میں معاصر مسلم علاء کی تحقیق و مستشر قین کے ان افکار سے استفادہ کرتے ہیں جو ان کے موقف کی تائید میں ہوں۔ سیاست وریاست کے بارے میں مستشر قین کی آراء بالخصوص حضورا قدس صلی اللہ علیہ و سلم کا منصب حکمر انی وسیادت اور میثاق مدینہ پر واٹ، میور، ولہازن، ہیل اور نکلسن کے بیانات پر تبصرہ کیا ہے۔ 38 نیز جہاں کسی ضعیف روایت یا واقعات کو ترجیجی بنیادوں پر غلط یا صحیح ثابت کرناہو تو وہاں بھی مسلم علاء و مستشر قین کی آراء پر عالمانہ و محققانہ تبصرہ بر دلیل کے واقعات کو ترجیجی بنیادوں پر غلط یا صحیح ثابت کرناہو تو وہاں بھی مسلم علاء و مستشر قین کی آراء پر عالمانہ و محققانہ تبر موقع و محل کی مناسبت سے قرآنی آیات واحادیث کے حوالہ جات بھی پیش کیے ہیں۔ نیز ان کی تشر ت و تفسیر پر مختلف علاء کی آراء بیان کر کے اپنا تبصرہ بھی پیش کیا ہے۔ یہ اسلوب ان کے ہاں فٹ نوٹ کے طور پر یازیادہ ترحوالہ جات کے ساتھ ابواب کے اختیام پر نظر آتا ہے۔ بعض مقامات پر تاریخی روایات سے کیے گئے فقہی استدلال پر بھی تبصرہ پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے واقعہ پر آپ کا تبرہ وبالکل واضح ہے۔ ⁸⁰

ڈاکٹر صاحب کی کتاب موجودہ دورکی سیاست و تاریخ پر ایک اہم تاریخی دستاویز ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام کا فہم وادراک فراہم کرتی ہے۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے سیاسی پہلو کو انتہائی دکش انداز میں پیش کرتی ہے۔ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت بطور سیاسی رہنماایک عظیم لیڈر، بہترین معاملہ فہم وفیصلہ ساز، مدبر و منتظم مختلف دلا کل وبر اہین کی روشنی میں کھر کر سامنے آتی ہے۔ اس کتاب کو جامعات میں اسلام کے سیاسی نظام کے نصاب کا مستقل حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اور جدیدریاستوں کو اسلامی منہج پر لانے کے لیے اس کتاب کے مباحث سے استفادہ کی ضرورت ہے۔

References

¹Abu Al-Hasan ʿAll̄ Ibn Muhammad al-Māwardī, Al-Ahkām al-Sultāniyya wa walāya al-Dīniyya (Cairo: Dār al-Fikr, n.d)

² Taqī al-Dīn Ahmad Ibn Taymiyyah, Al-Siyāsa al-Sharia fī Islāh al-Rāī wa al-Raiyyah (Jedda: Majma al-Fiqh al-Islami, n.d)

³ Shah Waliullah, Qutbuddin Ahmed, Izalatul Khafā 'an Khilāfa al-Khulafā, trans Maulana Abdul Salām Fārooqi (Karachi: Qadeemī Kutub Khāna, n.d)

⁴Prof. Dr. Yasin Mazhar Siddiqui, Ahad-e-Nabvī ka Nizām-e-Hukomat (Aligarh: Idārah Tehqiq-o-Tasneef, n.d)

⁵ Muhammad Asad (Ĺeopoldois), Islami Mamlikat-o-Hukomat kay Islāmi Usūl, trans. Ghulam Rasool Maher (Lahore: Jamia Composing Center Wahdat Road, n.d)

قیام ریاست اسلامیه کانبوی منهی: ذا کشرنثار احد کے افکار کا خصوصی مطالعه

- ⁶Dr. Hameedullah, Islamic State (Lahore: Al-Faisal Publishers, n.d)
- ⁷ Gohar ur Rahman, Islāmi Siāsat (Mardān: Maktaba Tafheem ul Quran)
- ⁸Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri, Si**ā**s**ī** Masla aur us k**ā** Hal (Lahore: Minhaj-ul-Quran Publications)
- ⁹Dr. Asrar Ahmad, Khilāfat kī Haqeeqat aur Asr-e-Hāzir main is kā Nizām (Lahore: Maktab Khuddām al-Quran)
- ¹⁰ Javed Ahmad Ghamdi, Basis of Islamic Legislation in the Modern State, Interview 6 August 2023.
- ¹¹ Maulana Abu al -'Ala Mawdūdi, Islāmī Riāsat (Lahore: Islamic Publication)
- ¹² Benjamin Jowett, The republic of the Plato (Oxford: Clarendon Press, 1908)
- ¹³Aristotle, The Ideal State, Trans. Amjad Mahmood (Lahore: Book Home)
- ¹⁴ Wael Hallaq, The Impossible State: Islam, Politics and Moral Predicament (Columbia: University Press, 2013)
- ¹⁵ Muhammad Sohail Shafiq, "Dr. Nisar Ahmed kī Khidmāt-e-Seerat" Ma'arif Research Magazine (2020),1.
- دُاكِتُر نثار احمد/https://iri.aiou.edu.pk
- ¹⁷ Soĥail Shafiq, "Dr. Ñisar Ahmed kī Khidmāt-e-Seerat".04.
- ¹⁸Al-Qalam 68:04.
- ¹⁹Al-Ahzab, 33:21.
- ²⁰ Dr. Nisar Ahmad, Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā (Lahore: Kitāb Sarā́y, n.d), 88.
- ²¹ Álquran, Alrrum, 30:40.
- ²² Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 26.
- ²³ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 89.
- ²⁴ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 92.
- ²⁵ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 134.
- ²⁶ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtigā*,, 136-148.
- ²⁷ Nisar Ahmad, Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā, 83
- ²⁸ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*,, 157-168
- ²⁹ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtigā*, 134-150
- ³⁰ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 150
- ³¹ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 30-170.
- ³² Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtigā*, 265-275.
- ³³ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 250-300.
- ³⁴ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 250-300.
- ³⁵ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 340.
- ³⁶ Nisar Ahmad *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 355-357.
- ³⁷ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 87.
- ³⁸ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, 150-170.
- ³⁹ Nisar Ahmad, *Ahad-e-Nabvī main Riāsat kā Nashv-o-Irtiqā*, .364.